اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

نمبر ایل ۵۲۸

فون ۹

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: غلام نبی

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۲ شوال سنہ ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں امن صرف اسلام کے ذریعہ قائم ہو سکتا ہے

اقوام عالم امن کی متلاشی ہیں۔ اور آشتی کی جویا۔ لیکن امر واقع یہ ہے۔ کہ اس وقت قوموں میں بے حد اختلاف اور انشقاق موجود ہے۔ ایک دوسرے کے خون کی پیاسی ہو رہی ہیں۔ اور ایک دوسری کو نیست و نابود کرنے کے درپے۔ گویا خواہشِ امن کے باوجود امن کے حصول سے محروم ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ مختلف ممالک کے بسنے والوں۔ مختلف رنگتوں اور مختلف زبانوں کی اقوام میں اتحاد کے جو اصول ہیں اہل دنیا ان پر عمل پیرا نہیں۔ اس لئے وہ امن چاہنے کے باوجود اسے حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر منزل پر پہنچنے کا ایک راستہ ہوتا ہے۔ اسے چھوڑ کر انسان بادیہ پیمائی تو کر سکتا ہے۔ مگر منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا موجودہ بے چینی اور اضطراب کا بھی یہی باعث ہے۔

لنڈن سے ۸۔ نومبر کا تار ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی کے رہنما میجر ایٹلی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"بدلہ لینے یا سزا دینے کا خیال دنیا میں امن کی ضمانت نہیں ہو سکتا۔ تمام اقوام کو اس برے خیال سے دست بردار ہو جانا چاہئے

دنیا میں امن صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ جب کالے گورے کی تمیز اور نسلی امتیاز بالکل مٹ جائے اور مذہبی عقیدے کی وجہ سے کسی قوم یا کسی فرد کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے۔"

(زمیندار ۱۰۔ نومبر ۳۹ء)

سچ مچ دنیا کی مختلف اقوام میں صلح و آشتی کے قائم کرنے کا یہی ذریعہ ہے۔ اور جب تک دنیا اسی نظریہ اور عقیدہ کو قبول کر کے عملی صورت میں اختیار نہ کرے گی۔ باہمی چپقلش اور فساد مٹ نہیں سکتے اور نہ ہی دنیا میں پائدار امن قائم ہو سکتا ہے۔ کالے گورے کی تمیز اور نسلی امتیاز کے محو کئے جانے کے بغیر قلوب میں اتحاد پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور مذہبی عقیدہ کے باعث نقصان پہنچانے کی ذہنیت امن عالم کے لئے زہر قاتل ہے۔ میجر ایٹلی کا یہ بیان حقیقت پر مبنی اور موجودہ عالمگیر بے چینی کا صحیح علاج ہے۔ جب تک انسانوں کو مساوات حاصل نہ ہو۔ اور انہیں انسانیت میں برابر کا درجہ نہ دیا جائے امن کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔

مذاہب عالم میں سے نہ عیسائیت کالے گورے کی اس تمیز کو اٹھا کر مساوات قائم کر سکتی ہے۔ اور نہ ہی ویدک دھرم کے اصول دنیا میں ایسی پر امن فضاء پیدا کر سکتے ہیں عیسائیت تو اسرائیلی اور غیر اسرائیلی۔ مختون اور نامختون کے مخمصہ میں الجھی ہوئی ہے۔ نصاریٰ کے نزدیک بجز اسرائیل کے گھرانے کے سوا کسی جگہ خدا نے پیغمبر نہیں بھیجے۔ وید دھرم کے ماننے والے بھی شودر برہمن کی تقسیم کو مذہب کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک بھی آریہ ورت کے باہر کوئی رشی اور رسول نہیں ہوا۔ عملاً بھی عیسائیوں کے ہاں سفید رنگ والوں اور سیاہ فام لوگوں کے الگ الگ گرجے ہوتے ہیں۔ ہندوؤں کے ہاں بھی مندروں کے دروازے بلکہ کنوئیں تک برہمنوں اور شودروں کے الگ الگ ہیں صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جو میجر ایٹلی کے بیان کے مطابق دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ اور اسی کے اصول پر عمل پیرا ہونا موجودہ کشمکش کو دور کر سکتا ہے۔ اسلام خدا کے فیضان کو کسی قوم یا ملک کی حدود میں محدود قرار نہیں دیتا بلکہ اس کے نزدیک ہر قوم اور ہر ملک میں خدا تعالے کے برگزیدہ بندے پیدا ہوئے اور خدائی نور کی یہ مشعلیں ہر خطہ زمین پر روشن ہوتی رہیں۔ اسلام رنگتوں اور اقالیم کے اختلاف کو حقوق انسانی پر قطعی اثر انداز نہیں مانتا۔ وہ حقیقی طور پر سب انسانوں کی مساوات کا قائل ہے۔ سب قوموں میں پیدا ہونے والے نبیوں۔ رشیوں اور پیغامبروں کو خدا کا برگزیدہ تسلیم کرتا ہے۔ اسلام کی یہ خوبی اغیار کو بھی مسلم ہے۔ مشہور ہندو لیڈر بھائی پرمانند جی لکھتے ہیں۔

"اسلام اپنے اندر ہی ایک قومیت ہے۔ جو برابری کا درجہ اسلام میں انسان کو دیا گیا ہے وہ عملی شکل میں سوائے اسلام کے اور کہیں نہیں پایا جاتا اسلام کی خوبی ہے۔ کہ اس پر افریقہ کی حبشی اقوام بھی ایسی فدا ہیں۔ کہ باوجود عیسائیوں کی محنت اور قربانی کے اور حکومت کے وہ اسلام کو چھوڑنے پر تیار نہیں۔ اسلام نے اختلافات رکھتی ہوئی قوموں میں جو ہمدردی اور محبت پیدا کی ہے۔ وہ عیسائی مذہب پیدا نہیں کر سکا۔"

(اخبار ہندو لاہور ۱۵ جون ۱۹۳۱ء)

لالہ دیوان چند جی وکیل لکھتے ہیں۔

"اسلام چند سادہ عام فہم اور فطرتی اصولوں پر قائم ہے۔ ایک خدا۔ ایک کتاب ایک پیغمبر ایک مکہ اور سب ایک بھی ہیں۔ اور برابر ہیں بلکہ بھائی ہیں۔" (اخبار ہندو ۱۲ ستمبر ۱۹۳۲ء)

ایک اور کٹر آریہ سماجی صاحب لکھتے ہیں

اسی طرح حضرت محمد صاحب کے جیون اور اپدیشوں میں پرشوں کی برابری کا بھاو ہمارے سامنے بڑے زور سے لایا جا رہا ہے اور وہ اس بھاؤ کو جاتی اور پرشوں میں آگے رکھنے کے کارن بڑے پرش گنے جاتے ہیں۔" (روزنامہ ملاپ کا کرشن نمبر ماہ اگست ۱۹۳۹ء)

اسی کرشن نمبر میں لکھا ہے۔

"قرآن کریم نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہر ملک و قوم میں نبی آئے ہیں۔ پس برا عظم ہند

ہیں بھی پیغمبر کا آنا لازم ہوا۔ لہٰذا ایمان کے پیغمبر رام اور کرشن بھی ہو سکتے ہیں اور ہر مسلمان پر ہر پیغمبر کی تعظیم واجب ہے۔ (صفحہ ۱۴۷)

عیسائیوں کا اخبار "نور افشاں" لاہور لکھتا ہے:۔

"اہل اسلام بے شک ہمارے مذہب کا اور خداوند یسوع مسیح کا احترام کرتے ہیں۔ اس لئے کہ قرآن شریف سب نبیوں کا احترام کرتا ہے۔ کسی ایک کو برا نہیں کہتا"
(نور افشاں ۱۲ جون ۱۹۲۷ء)

غرض اسلام ہی وہ مذہب ہے۔ جو جملہ ادیان اور ان کے بانیوں کا احترام کرتا۔ اور مذہبی اختلاف کی بنا پر کسی کو نقصان پہنچانے کا روادار نہیں۔ اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جو نوع انسان میں مساوات کا علمبردار ہے۔ اسی لئے دنیا میں مستقل امن۔ پائیدار آشتی اسی صورت میں قائم ہو سکتی ہے۔ جب لوگ اسلام کے اصول تسلیم کر کے ان پر عمل پیرا ہو جائیں ؎

خاکسار
ابو العطاء جالندھری

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی خراش امعاء کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کی وجہ سے علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ کی اہلیہ صاحبہ۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی جائے ؎

جوبلی نمبر کیلئے مضامین اور نظمیں جلد ارسال فرمائیں

"الفضل" کے جوبلی نمبر کی کتابت شروع کرادی گئی ہے۔ جن احباب کرام اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں مضامین کیلئے درخواست کی جا چکی ہے۔ وہ براہ مہربانی بہت جلد اپنے مضامین ارسال فرمائیں۔ نیز شاعر صاحبان از راہ نوازش اپنی نظمیں مرحمت فرمائیں۔ تاکہ عمدگی سے ان کی کتابت کرائی جا سکے۔ دیر سے موصول ہونے پر ممکن ہے شائع نہ ہو سکیں پس جلد سے جلد توجہ فرمائی جائے ؎ (ایڈیٹر)

شمولیت جلسہ سالانہ کیلئے جے پور سے روانہ ہونیوالے احمدی احباب کو اطلاع

جو حضرات شمولیت جلسہ سالانہ کیلئے جے پور۔ جودھ پور۔ اجمیر۔ بیاور۔ آبو۔ سروہی۔ سانبھر لیک جھنجھنوں وغیرہ مقامات سے اکٹھے ہو کر جے پور سے روانہ ہونے والے ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔ تاکہ گاڑی ریزرو کرانے کی کوشش کی جائے۔ ۱۰ دسمبر تک ایسی اطلاع پہنچ جانی چاہیے۔ ریلوے سے رعایتی ٹکٹ۔ اور مخصوص ڈبہ کا انتظام کرانے کی کوشش کی جائے ؎

خاکسار۔ عبد الغفور احمدی انسپکٹر سانبھر لیک راجپوتانہ

درخواست ہائے دعا

(۱) ملک علی بخش صاحب رتہاس ضلع جہلم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں کچھ عرصہ سے بخار ضعف پیچش و اسہال بیمار ہیں (۲) صالح احمد خانصاحب سٹوڈنٹ اسلامیہ کالج لاہور امتحان دینے والے ہیں (۳) فضل محمد صاحب چک ۱۴۱/ب بہاولپور کی لڑکی بلقیس بیگم بیمار ہے۔ سب کیلئے دعا کی جائے

لڑکیوں کو ورثہ سے شرعی حصہ دینے کی ایک قابل تعریف مثال

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک گذشتہ سالانہ جلسہ پر اپنے خدام سے خاص طور پر یہ عہد لیا تھا۔ کہ وہ اپنی لڑکیوں کو جائیداد میں سے اسلام کا مقرر کردہ حصہ ضرور دیا کریں گے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ مخلصین جماعت اس عہد کو پورا کر کے "قابل تعریف مثال" قائم کر رہے ہیں۔ ذیل میں ایک تازہ خط درج کیا جاتا ہے:۔

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مؤدبانہ عرض ہے کہ حضور نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لڑکیوں کو شریعت کے مطابق ورثہ دینے کی تاکید فرمائی تھی۔ سو الحمد للہ کہ عاجز کو اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں کی برکت سے توفیق ملی ہے۔ اور خاکسار نے اپنی تینوں بیٹیوں کو شریعت کے مطابق ورثہ کا حصہ دے دیا ہے۔ ملاحظہ کے لئے لڑکیوں کے بیانات ارسال خدمت ہیں۔ وفات کے بعد جو جائیداد ہوگی۔ اس میں سے حصہ دینے کی وصیت اپنی اولاد کو کر جاؤں گا۔ حضور پر نور عاجز کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا ہر حال میں حامی و ناصر ہو۔ اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ؎

طالب دعا۔ فقیر محمد امیر جماعت احمدیہ وجھواں۔ ضلع گورداسپور ؎

بحضور سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مؤدبانہ عرض ہے۔ کہ ہم کو ہمارے اباجان نے اپنی تمام زمین وغیرہ سے شریعت کے مطابق ہر ایک کو حصہ وراثت بصورت نقدی ادا کر دیا ہے۔ حضور ہمارے واسطے دعا فرمائیں ؎

بقلم خود ناصرہ بیگم بقلم خود شریفاں بی بی نشان انگوٹھا غلام فاطمہ

زیوروں کی زکوٰۃ

سونے اور چاندی کے جو زیورات عام طور پر عورتوں کے استعمال میں رہتے ہوں۔ اور غرباء کو عاریۃً دئیے جاتے ہوں۔ ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اور اگر عام طور پر استعمال میں رہتے ہوں۔ لیکن غرباء کو عاریۃً نہ دئیے جاتے ہوں۔ تو ان کی زکوٰۃ ادا کر دینی بہتر ہے۔ گو واجب نہیں۔ مگر جو زیورات عام طور پر استعمال میں نہ رہتے ہوں۔ ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ چاندی کی زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی۔ اور سونے کی زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک نہایت مفید ٹریکٹ

انجمن ترقی اسلام قادیان نے یوم سیرت پیشوایان مذاہب پر آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ایک مختصر سا پیغام شائع کیا ہے۔ دوستوں کو چاہیے کہ کثرت سے تقسیم کریں۔ قیمت صرف چار آنہ سینکڑہ رکھی گئی ہے۔ دوستوں کو جلد آرڈر بھیجنے چاہئیں۔ تاکہ وقت پر ان کو پہونچ سکے۔

سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

ویدک دھرم میں تعدد ازواج

اور

شری کرشن جی اور مہرشی یاگولکیہ وغیرہ کا عمل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب ہندو عموماً اور آریہ سماجی خصوصاً قرآن کریم اور بانیٔ اسلام علیہ السلام پر تعدد ازدواج کے مسئلے کی بناء پر ہمیشہ اعتراضات کیا کرتے ہیں۔ سوامی دیانند جی نے بھی اپنی بعض کتابوں میں اسی وجہ سے طرح طرح کے گندے اعتراضات کئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض ہندو اخبار بھی اس مسئلہ کو لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ تعدد ازدواج کی اجازت دے کر اسلام نے عورتوں پر ظلم عظیم کیا ہے۔ اور ان کے حقوق کی ذرہ بھر پروا نہیں کی ان حالات میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ویدک دھرم اور تعدد ازدواج پر روشنی ڈالی جائے۔

یاد رہے کہ شرتی (وید) اور سمرتی (دھرم شاستر) یہ دو قسم کی کتابیں ویدک دھرم کے اصول بتانے والی ہیں۔ چنانچہ ایک دھرم شاستر میں لکھا ہے "شرتی سمرتی دوے نینے براہمنا نام پرکیرتے" یعنی وید اور دھرم شاستر یہ برہمن کی دو آنکھیں ہیں۔ ان میں سے ایک کو نہ جاننے والا برہمن کانا اور دونوں کو نہ جاننے والا بالکل اندھا ہے۔

سب دھرم شاستروں میں منو دھرم شاستر سب سے اعلےٰ اور مستند مانا جاتا ہے۔ اور ایسا مستند ہے کہ سوامی دیانند نے بھی اپنی کتب میں جا بجا اس کو پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ مباحثہ بنارس میں بھی سوامی جی نے اسے مستند مانا ہے۔ اس میں ویدک دھرم کے مذہبی اور سیاسی اصول و قوانین بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے ادھیائے ۹ میں لکھا ہے۔

(۱) شراب وغیرہ مسکر اشیا کو استعمال کرنے والی۔ (۲) بُرے چال چلن والی (۳) خاوند سے دشمنی رکھنے والی (۴) دائم المریض (۵) نوکروں کو مارنے پیٹنے والی (۶) فضول خرچی کرنے والی بیوی ہوتے ہوئے بھی مرد دوسری شادی کرے" (شلوک ۸۰)

شلوک ۸۱ میں ہے۔

"اگر عورت سے اولاد نہ ہو تو آٹھویں برس۔ اگر اولاد ہو کر مر جاتی ہو تو دسویں برس۔ اگر صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں تو گیارھویں برس دوسری شادی کرے۔ اور اگر بیوی سخت کلامی کرنے والی ہو تو فوراً ہی دوسری شادی کرے"

ان دونوں شلوکوں سے صاف ثابت ہے۔ کہ مرد ایک سے زیادہ بیویاں ایک وقت میں رکھ سکتا ہے اور اسی کا نام تعدد ازدواج ہے

اب ہم یہ دکھاتے ہیں۔ کہ اس حکم پر ہندو قوم کے راہنماؤں نے کس شدومد سے عمل کیا ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ مذکورہ بالا مجبوریوں کے علاوہ بھی انہوں نے ایک سے زیادہ بیویاں ایک وقت میں رکھ کر اس حکم کو اور بھی وسیع کر دیا ہے۔

سب سے پہلے میں حضرت شری کرشن جی کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ کیونکہ آپ کو ویدک دھرمی نہ صرف رشی بلکہ ایشور کا اوتار مانتے ہیں۔ کتاب شری مدبھاگوت میں ان کی شادیوں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ آٹھ تو ایک ہی وقت کی ان کی وہ بیویاں تھیں۔ جو اس زمانہ کے رسم رواج کے مطابق بیویاں بنائی گئی تھیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔ رُکمنی۔ ستیا (اس کا دوسرا نام ناگن جتی ہے) جامبھ وتی۔ ستیہ بھاما۔ کالندی۔ مادانی۔ مترونندا بھدرا (دیکھو شاستری مدبھاگوت سکند ۱۰ ادھیائے ۶۱)

یہ کس طرح لائی گئی تھیں۔ اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ دروپدی جو پانچوں پانڈوؤں کی ایک ہی بیوی تھی۔ اس نے ایک دن پوچھا اے کرشن کی بیویو تمہارے ساتھ جیسے جیسے شری کرشن نے شادی کی تھی بیان تو کرو۔ تب سب نے اپنا اپنا حال بیان کیا۔

(مدبھاگوت سکند ۱۰ ادھیائے ۸۳ شلوک ۱۵)

شری کرشن جی مہاراج کی بیوی مترونندا اپنی شادی کا واقعہ یوں بیان کرتی ہے "دروپدی جی! میرے چت (دل) کو شری کرشن پر عاشق معلوم کرکے میرے باپ نے خود ہی (میرے) ماموں کے بیٹے شری کرشن چندر کو بلا کر ان کے ساتھ خوشی سے شادی کر دی"۔

اس مترونندا کے متعلق سکند ۱۰ ادھیائے ۵۸ شلوک ۳۰ میں لکھا ہے "مترونندا شری کرشن کی پھوپھی کی بیٹی تھی"۔

دوسری رانی بھدرا کے متعلق سکند ۱۰ ادھیائے ۵۸ شلوک ۵۶ میں لکھا ہے "اس (ستیا کے ساتھ) شادی کے بعد کرشن چندر نے اپنی پھوپھی شرت کیرتی کی بیٹی بھدرا کے ساتھ شادی کی"۔ اسی طرح باقی بیویوں نے بھی اپنی شادی کی داستاں دروپدی کو سنائی۔ ان حوالوں سے ثابت ہے۔ کہ ویدک دھرمی لوگوں کے راہنماؤں میں نہ صرف تعدد ازدواج کا رواج تھا۔ بلکہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں شادی کرنا بھی بالکل جائز سمجھے جاتے تھے اور کرتے تھے۔ جسے آجکل ویدک دھرمی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور سوامی دیانند نے رشتہ داروں میں شادی کرنے کے خلاف کئی منگھڑت دلیلیں دی ہیں:

اوپر تو صرف یہی دکھایا گیا ہے۔ کہ ویدک دھرم میں تعدد ازدواج جائز ہے اور اس پر حضرت کرشن جیسی پاک ہستیوں نے عمل کیا۔ اب یہ دکھاتے ہیں۔ کہ بیوی کی موجودگی میں لونڈیاں بھی رکھی جاتی تھیں۔ مثال کے طور پر صرف ایک ہی واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

سیتا جی کی شادی کے متعلق لکھا ہے کہ "راجہ (سیتا کے باپ الودھیا ادھی پتی) نے گلے میں زیور پہنے ہوئے اور اچھے خوبصورت بالوں والی نہایت خوبصورت اور نوجوان تین ہزار لونڈیاں جہیز میں دیں" (سکند ۱۰ ادھیائے ۵۸ شلوک ۴۹)

اس کے علاوہ کرشن جی کی بعض اور بیویاں بھی راجاؤں کی بیٹیاں تھیں۔ انہوں نے بھی سیتا کے باپ کی طرح اپنی بیٹی کے ساتھ لونڈیاں دی ہوں گی۔ ماحصل یہ کہ ایک ہی وقت میں ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا ویدک دھرم میں جائز ہے۔

اس کے علاوہ تعدد ازدواج کی ویدک دھرمیوں کے راہنماؤں میں اور بھی مثالیں ملتی ہیں۔ جیسا کہ مہارشی یاگولکیہ جی کی دو بیویاں تھیں۔ میتریتی اور کاتیاینی (دیکھو شتپتھ براہمن کانڈ ۱۴-۶)

حضرت رام چندر کے باپ راجہ دسرتھ جی کی تین بیویاں تھیں۔ کوشلیا۔ سومترا۔ کیکئی اب اہل انصاف غور فرمائیں۔ کہ ایسی حالت میں آجکل کے ویدک دھرمیوں اور خاصکر آریہ سماجیوں کا تعدد ازدواج کے مسئلے کو لیکر اسلام یا بانیٔ اسلام پر اعتراض کرنا کس قدر بے انصافی اور جہالت ہے۔ [illegible] امیر الدین عبداللہ [illegible] مولوی فاضل [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات جمعہ کو جلد سے جلد احباب تک پہونچانے والا اخبار صرف "الفضل" ہے۔ لہذا جو دوست روزانہ الفضل نہیں خرید سکتے۔ وہ "الفضل" کا خطبہ نمبر ضرور خرید فرمائیں۔ قیمت سالانہ ۱۱ اڑھائی روپے

قاذف کے لئے چار گواہوں کی شرط کیوں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعت اسلامیہ انسان کی رہنمائی کے لئے ایک مکمل ہدایت نامہ ہے۔ اور ہر وہ شخص جو اس کے اصول سمجھکر فائدہ اٹھانا چاہے اٹھا سکتا ہے۔ کیونکہ شریعت اسلامیہ ایک سورج ہے۔ جو گم گشتگان راہ کو راستہ دکھانے اور ضلالت و گمراہی میں مبتلا اشخاص کو صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔ وہ ایک نور ہے۔ جو ظلمت و تاریکی کے پردوں کو چاک کرنے اور جہاں کو منور کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ مگر بہتیرے ہیں۔ جو اپنے دل کی کھڑکیوں کو بند کرکے شور مچاتے ہیں۔ کہ ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔

اسلام کے احکام میں کچھ اوامر ہیں۔ اور کچھ نواہی۔ اور ہر وہ مسلمان جس نے ان کو خدا کے منشا کے ماتحت اختیار کیا۔ فائدہ اٹھایا یہ درست ہے۔ کہ سب لوگ سب احکام کی فلاسفی اور حکمت سے واقف نہیں ہوتے مگر چونکہ ہر زمانہ میں لاکھوں انسانوں نے احکام اسلام پر عمل کیا۔ اور فائدہ اٹھایا۔ اس لئے دوسرے ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان احکام کو مانتے ہیں۔ اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ طبیب حاذق کے پاس ہر جانے والا نہیں سمجھتا۔ کہ اس کے لئے جو نسخہ تجویز کیا گیا ہے اس میں کیا راز ہے۔ اور دوا کی اجزاء میں کمی بیشی کیوں رکھی گئی ہے۔ اور اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو طبیب کے تجربہ پر یقین رکھتے ہوئے نسخہ استعمال کرتے اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور طبیب سے نہیں پوچھتے۔ کہ نسخہ میں اجزاء کی کمی بیشی کیوں رکھی گئی ہے۔ یہی حال روحانی امور کا ہے۔ جو شخص تمام احکام اسلام کی فلاسفی نہ سمجھے۔ وہ دوسروں کے نمونہ اور مثال کو سامنے رکھ کر ان کے نفع بخش ہونے کا اعتراف کرتا اور ان پر عمل پیرا ہو کر فائدہ اٹھاتا ہے تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے۔ کہ کسی نے شیخ عبدالرحمن السکاف رح سے پوچھا۔ کہ کوئی شخص قرآن پڑھتا ہے۔ مگر یہ نہیں جانتا۔ کہ کیا پڑھ رہا ہے تو اس پر کچھ اثر ہوگا۔ یا نہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ ایک شخص جب دوا کھاتا ہے۔ اور یہ نہیں جانتا۔ کہ وہ کیا چیز ہے۔ تو اس پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ تو قرآن کیوں اثر نہ کرے گا۔ ضرور اثر کرے گا۔ ہاں جو سمجھ کر پڑھتا ہے۔ اس پر بہت زیادہ اثر ہوگا۔

اسلام نے قاذف کے لئے چار گواہوں کی شرط رکھی ہے۔ بعض لوگ اس کی حکمت اور فلاسفی نہیں جانتے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ سمجھائی جائے اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ جس طرح وہ اسلام کے دیگر احکام کو خدا اور اس کے رسول کے احکام سمجھ کر عمل کرتے ہیں۔ اسی طرح اس حکم پر بھی عمل کرنا چاہئے

اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ اس حکم میں کوئی حکمت نہیں۔ یا اسلامی احکام کی فلاسفی سمجھنے کا مطالبہ نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ یہ سمجھانا مقصود ہے۔ کہ اگر خدا کے کسی حکم کی فلاسفی اور حکمت سمجھ میں نہ بھی آئے۔ تو بھی وہ قابل عمل ہے کیونکہ وہ خدا اور اس کے رسول کا فرمودہ ہے

قاذف کے لئے اسلام نے چار گواہ لانے کی جو شرط رکھی ہے۔ اس کی حکمت اور فلاسفی ایک سابقہ مضمون میں بھی بیان کی جا چکی ہے۔ اب مزید کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ دنیاوی حکام بھی جتنا جرم سنگین ہوتا ہے۔ اس کے مطابق مضبوط و معتبر شہادت طلب کرتے ہیں۔ پھر جہاں روحانیت برباد ہونے کا الزام ہو۔ اور نہ صرف ایک مرد اور ایک عورت بلکہ دو خاندانوں کی عزت و آبرو کا سوال درپیش ہو۔ وہاں کیوں مضبوط اور معتبر شہادت طلب نہ کی جائے۔ عزت و آبرو ایک نہایت قیمتی چیز ہے۔ جس پر بڑی بڑی چیزیں قربان کر دی جاتی ہیں۔ حتے کہ انسان جان بھی دے دیتا ہے۔ پس جبکہ قذف کی صورت میں عزت کی بربادی کا سوال ہے۔ تو کیوں ثقہ اور معقول شہادت کا مطالبہ نہ ہو۔ جس سے جرم کے ارتکاب کا فیصلہ کیا جا سکے

درحقیقت شریعت کے قوانین کا منشاء یہ ہے کہ تمام انسان امن و امان کی زندگی بسر کریں۔ خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کریں۔ اور فتنہ و فساد کی صورت قائم نہ ہو۔ جن امور میں فتنہ و فساد کا اندیشہ ہے۔ ان کے انسداد کے لئے قانون کو زیادہ موثر بنا دیا گیا ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے۔ کہ فتنہ و فساد ہمیشہ قوانین سے باہر قدم رکھنے کی صورت میں ہی پیدا ہوتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ موجودہ وقت میں اسلامی حکومت قائم نہیں۔ اس لئے اگر قاذف حسب مطالبہ شریعت چار گواہ پیش کر دے۔ تو اس کا اثر کیا ہوگا؟ یعنی مقذوف پر اسلامی تعزیر قائم نہ ہو سکے گی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر شرعی شہادت پیش ہو جائے تو گو اسلامی سزا نہ دی جا سکے۔ تاہم مقذوف کی رسوائی اور ذلت کیا کم سزا ہے۔ علاوہ ازیں قاذفین کے دل کی مراد بر آئے گی۔ کہ جو نیک شہرت اور عظمت مقذوف کو حاصل ہوگی۔ وہ خاک میں مل جائے گی۔ اور اس کی روحانیت کا دیوالہ نکل جائے گا۔ مگر قاذفین کو یہ تو سوچنا چاہئے کہ یہ باتیں صرف اس صورت میں ہوں گی۔ کہ شرعی شہادت مقذوف کے خلاف پیش ہو جائے۔ اور شہادت کو تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن اگر قاذف شرعی شہادت پیش نہ کر سکے۔ تو وہ سزا جو اسلام نے اس کے لئے مقرر کی ہے۔ اسے نافذ کرنے کا کون ذمہ وار ہوگا۔ اگر قاذفین کے نزدیک مقذوف کو شرعی شہادت کے مہیا کرنے کی صورت میں سزا نہیں دلائی جا سکتی تو قاذف کو بھی بصورت شہادت مہیا نہ کرنے کے سزا نہیں دلائی جا سکتی۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ بیشک شریعت کا قائم کردہ اصل درست ہے لیکن وہ شخص کیا کرے جو صرف مجرمین کو جرم کا ارتکاب کرتا ہوا دیکھے۔ اور اس کے پاس شہادت موجود نہ ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت ایسے شخص کے لئے یہی حکم دیتی ہے کہ وہ شرعی شہادت کے بغیر خاموشی اختیار کرے۔ اور صبر کرے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا (طلاق) کہ جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے خدا تعالےٰ اس کے لئے اس کا معاملہ آسان کر دیتا ہے۔ پس اگر خدائی فرمان کے ماتحت بندہ تقویٰ اختیار کرے گا۔ اور صبر سے کام لے گا۔ تو اگر مقذوف فی الواقع ظالم و نابکار ہے۔ تو وہ خدائی گرفت سے بچ نہیں سکیگا۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے درس کے نوٹوں میں لکھا ہے۔ قاضی عیاض کے سامنے ایک چور پیش کیا گیا تحقیقات کے بعد آپ نے اُسے تین ماہ کی سزا دی۔ اس نے قسم کھا کر کہا۔ اس سے پہلی مرتبہ یہ غلطی ہوئی ہے۔ اسے معاف کیا جائے اور چھوڑ دیا جائے۔ قاضی عیاض نے بجائے تین ماہ کے چھ ماہ سزا کر دی۔ اور کہا تین ماہ چوری کے جرم میں قید رہنا ہوگا۔ اور تین ماہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے۔ اور کہا کہ خدا تعالےٰ تو فرماتا ہے۔ ويعفو عن كثير (شوریٰ) کہ انسان کے بہت سے قصوروں کو وہ نظر انداز اور معاف کرتا رہتا ہے۔ پس یہ بالکل خدائی فرمان کے خلاف ہے۔ کہ تم پہلی مرتبہ پکڑے گئے ہو۔ اور یہ بالکل صحیح بات ہے۔ کہ انسان خدا کی قائم کردہ حدود سے تجاوز پر تجاوز کرتا ہے۔ پھر خدا کی طرف سے گرفت آتی ہے۔

علاوہ ازیں قاذفین کو یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہئے کہ دنیا میں ہزاروں جھوٹے مقدمات سچے بنائے جاتے ہیں۔ اور ہزاروں جو سچے ہوتے ہیں۔ ان کو جھوٹا سمجھکر عدالتیں خارج کر دیتی ہیں۔ اور لوگ ان فیصلجات پر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ پس اگر شرعی شہادت کے بغیر قاذفین شور مچانے کی بجائے خاموشی اختیار کریں۔ تو شریعت کا منشا پورا ہو جائے گا۔ اور اگر خاموشی اختیار نہ کریں۔ تو حسب فیصلہ قرآن وہ خدا کے نزدیک جھوٹے ہوں گے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میرے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آتے ہیں۔ لیکن جس شخص کے حق میں میں اس کے بھائی کے حق سے کسی چیز کا فیصلہ کر دوں اسے اپنے بھائی کا حق ہرگز نہ لینا چاہئے اس صورت میں وہ آگ کا ٹکڑا ہے جو میں اسے کاٹ کر دے رہا ہوں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۱۹) پھر قرآن کریم نے بھی اسبارہ میں یہی فیصلہ کیا ہے۔ فرماتا ہے۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (السجدہ) کہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے ہیں۔ قیامت کے دن خدا سب اختلافات کا فیصلہ کر دے گا۔ اور حقدار کو حق دلائیگا

پس یہ شریعت کا فیصلہ ہے۔ کہ بغیر شرعی شہادت کے الزامات قائم کرنا صحیح طریق نہیں۔ بلکہ ایسے وقت میں خاموشی اختیار کرنا چاہئے۔ اور معاملہ کو خدا کے سپرد کر دینا چاہئے۔

خاکسار قمرالدین مولوی فاضل قادیان

215

عازمانِ حج کے جہازوں کے متعلق حکومت کا نقطۂ نگاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیو دہلی ۲۰ نومبر حاجیوں کو لے جانے والے جہازوں کے متعلق حکومت ہند نے مندرجہ ذیل کمیونک شائع کیا ہے:۔

سندھیا اسٹیم کمپنی نے اخباروں میں یہ اعلان شائع کیا ہے۔ کہ حکومت ہند نے مغل لائن اور اس کے درمیان حج مسافروں کی تقسیم کا جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ سندھیا کے لئے ناقابل قبول ہے۔ اور اس لئے سندھیا کمپنی امسال حاجیوں کو جدّہ نہیں لے جائے گی۔ اس تصفیہ کے وقت حکومت ہند کے پیش نظر مندرجہ ذیل وجوہ تھے۔ جنگ کے شروع ہونے کے وقت یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ کہ کوئی جہاز بھی عازمانِ حج کے لئے مل سکتا ہے۔ حکومت ہند کو یہ چیز مناسب نہیں معلوم ہوئی۔ کہ حاجیوں کے لئے کوئی جہاز نہ ملے۔ اس نے پوری کوشش سے حاجیوں کے لئے چند جہازوں کا خاص انتظام کیا۔ اس سلسلہ میں اس حقیقت کو اچھی طرح مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ موجودہ غیر معمولی جنگی حالت میں جہاز کی جگہوں کو بہتر سے بہتر اور مناسب طریقہ پر استعمال کیا جائے۔ اور کافی تعداد میں جہاز مہیا کئے جائیں۔ تاکہ کل عازمانِ حج جا سکیں۔ ان حالات کی بنا پر حکومت ہند نے دونوں جہاز ران کمپنیوں سے مشورہ کیا۔ کہ دونوں کس تعداد میں اور کس شرح کرایہ پر حاجیوں کو لیجانے کے لئے تیار ہیں؟

سندھیا کا دعویٰ

سندھیا نے دعویٰ کیا کہ اس کو حج مسافروں کی تعداد میں سے پچاس فیصدی کا حصہ ملنا چاہیئے۔ اور اس نے اس کی بھی تحریک کی کہ گذشتہ سال کے شرح کرایہ میں پچیس فیصدی اضافہ کیا جائے۔ اگرچہ مغل لائن نے سندھیا کے اس دعویٰ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ حکومت دونوں کمپنیوں کے مابین تجارتی حصہ کی تقسیم کرے۔ تاہم اس نے اس کا فیصلہ حکومت پر چھوڑ دیا۔ اور اسی کے ساتھ ساتھ مغل لائن نے اس امر کا بھی اعلان کیا۔ کہ وہ گذشتہ سال کے شرح کرایہ پر حاجیوں کو پہنچانے کے لئے تیار ہے اور اس نے کسی قسم کے اضافہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ حکومت ہند نے اس بات کو صاف صاف ظاہر کر دیا۔ کہ حکومت ہند جو فیصلہ اس وقت کرے گی۔ وہ آئندہ امن کے زمانہ میں نظیر نہیں مانا جائے گا۔ اور نہ اس فیصلہ سے کسی کمپنی کا کوئی حق تسلیم یا رد کیا جاتا ہے۔ اس فیصلہ حکومت ہند کے پیش نظر صرف یہ بات ہے۔ کہ موجودہ جنگ کے زمانہ میں یہ قطعی ضروری ہو گیا ہے۔ کہ جہاز کی جگہوں کا حد درجہ کفایت سے استعمال کیا جائے۔ اور اس لئے حکومت اس بات کے لئے مجبور ہوئی۔ کہ دونوں رقیب کمپنیوں کے درمیان مداخلت کرے حصوں کی تقسیم کے وقت حکومت نے اس چیز کو مدنظر رکھا۔ کہ دونوں کمپنیوں کے پاس جتنے جہاز ہیں۔ ان پر زیادہ سے زیادہ کتنے حاجی جا سکتے ہیں۔ اور اسی تناسب کو حکومت نے قابل غور سمجھا

مناسب حصہ رسدی

حکومت ہند کو یہ امر تسلیم ہے کہ اس حصہ رسدی (یعنی مغل لائن کو ۷۵ فیصدی اور سندھیا کو ۲۵ فیصدی جو حصہ رسدی یا زیادہ سے زیادہ مناسب ہے) پر عمل کرنے میں کچھ دشواری ہو گی حقیقت تو یہ ہے کہ ۲۵ فیصدی کا حصہ جو سندھیا کو ملا ہے۔ وہ اس کے حصہ رسدی سے کچھ زیادہ ہی ملا ہے۔

سندھیا کے اضافہ کرایہ کا مطالبہ

سندھیا نے جو شرح کرایہ میں پچیس فیصدی کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کو بھی حکومت ہند منظور نہیں کر سکی۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہوتے۔ کہ کراچی سے بجائے ۱۷۲ کے ۲۱۵ روپیہ کرایہ ہو جاتا حالانکہ مغل لائن نے اسی پرانے شرح کرایہ پر حاجیوں کو لے جانے کے لئے رضامندی ظاہر کی مغل لائن نے حکومت کے فیصلہ کو منظور کیا۔ اور سندھیا نے اس فیصلہ کو نامنظور کرتے ہوئے امسال حاجیوں کو لے جانے سے انکار کر دیا حالانکہ حکومت نے جو کچھ فیصلہ کیا ہے۔ وہ صرف موجودہ غیر معمولی حالت کی بنا پر کیا ہے۔ جبکہ حکومت کو جنگی ضروریات کی بار برداری کے لئے جہازوں کی ضرورت ہے۔ مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر بھی حکومت ہند فیصلہ کرنے پر مجبور ہوئی۔ کہ کلکتہ سے امسال حج کے جہاز نہ جائیں۔ اس زمانہ میں ریلوے کے بار برداری میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور یہی زمانہ حج کا بھی ہے۔ عموماً جہاز ریلوے کی مشکلات کو کم کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔ لیکن امسال جو غیر معمولی حالات سامنے آ گئے ہیں۔ ان کی بنا پر کلکتہ سے طویل سفر کو مناسب نہیں کہا جا سکتا۔ دوسرے یہ امر بھی قابل غور ہے کہ کلکتہ سے جہاز چلانا۔ اقتصادی نگاہ سے موجودہ حالت میں مناسب نہیں ہے۔

دوسرا کمیونک

مغل لائن کا جہاز "اسلامی" ۲۹ نومبر کو کراچی سے اور "علوی" ۳ دسمبر کو بمبئی سے جدہ جائیگا۔ موجودہ شرح تبادلہ کی بنا پر یہ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ بمبئی سے امسال سفر حج (جس میں مدینہ منورہ کی زیارت بھی شامل ہے) کا خرچ اگر تیسرے درجہ میں سفر کیا جائے۔ اور جدہ سے اونٹ پر مکہ معظمہ کا سفر ہو۔ تو کم از کم ۳۲۵ روپیہ ہوگا۔ اور کراچی سے ۳۲۰ روپیہ ہوگا۔

عازمان حج کو چاہیئے۔ کہ رہائش کے اخراجات میں جو غیر متوقع اضافہ ہو۔ اس کے لئے بھی وہ گنجائش رکھیں۔

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

جن احباب کا چندہ ۲۰ نومبر ۳۹ء سے ۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اس فہرست میں ان اصحاب کے نام بھی درج ہیں۔ جو اپنا چندہ باقاعدہ دفتر محاسب کی معرفت یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ایسے اصحاب کے اسماء محض ان کی اطلاع کی غرض سے شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ اگر وہ اب تک چندہ ارسال نہیں فرما سکتے تو اس اعلان کو دیکھتے ہی ارسال فرما دیں۔ ان اصحاب کے نام وی پی ارسال نہیں ہونگے۔ ایسے اصحاب کے علاوہ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ۵ دسمبر ۳۹ء سے قبل چندہ ادا فرما دیں یا وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ حتی الامکان ادائیگی قیمت کو جلسہ پر ملتوی نہ فرمادیں۔ بعض اوقات دوست اطلاع ارسال فرمانے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ وی پی کی تاریخ گذر جانے کے بعد ان کی اطلاع دفتر میں پہنچتی ہے اور اس وقت وی۔ پی روکے نہیں جا سکتے۔ اس لئے احباب اس بارے میں خاص طور پر احتیاط فرمادیں۔

(مینیجر)

۱۶ چوہدری غلام احمد خان صاحب
۹۷۔ عبد العظیم صاحب
۱۷۷۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب
۲۱۴۔ محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵۔ منشی عنایت علی صاحب
۲۶۵۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۳۶۴۔ مولوی غلام علی ״
۳۷۷۔ محمد امیر ״
۸۷۴ مستری مہر اللہ ״
۱۰۵۴ حاجی محمد نذیر خان ״
۱۲۹۸ شیخ عبد العزیز و نیر الدین صاحب
۱۵۴۰ بابو حیات محمد صاحب
۱۶۱۹ مولوی محمد الیاس الدین ״
۱۸۱۷ بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۲۸ منشی بلند خان ״
۲۰۸۵ صاحبزادہ عبد اللطیف ״
۲۳۷۶ محمد عبد الرشید ״
۲۴۹۸ عنایت حسین خان ״
۲۷۲۰ میر امام بخش ״
۳۱۵۸ عبد المالک ״
۳۴۸۶ سید محمد احمد ״
۳۵۹۶ مظفر الدین ״
۳۸۹۰ ڈاکٹر سراج الدین احمد ״
۴۰۰۸ ماسٹر فتح محمد صاحب
۴۰۱۶ شیخ فضل الرحمن ״
۴۱۷ محمد اقبال حسین ״

۴۱۶ محمد حسین صاحب
۴۷۰۶ چوہدری محمد حسین ״
۴۷۰۹ حافظ عبد السلام صاحب
۴۸۸۵ ڈاکٹر عبد الکریم ״
۵۲۶۵ ״ رحیم بخش ״
۵۳۰۶ عبد اللطیف ״
۵۶۴۹ منشی اللہ دتا ״
۵۶۹۴ مولوی نور محمد ״
۶۰۴۱ محمد عبد الغفور خان ״
۶۰۸۸ محمد عظیم صاحب
۶۲۵۶ بیگم صاحبہ
۶۳۰۰ بابو محمد عالم صاحب
۶۳۸۲ مرزا عطا ... ״
۶۹۰۳ ایس اے حلیم ״
۷۱۳۱ امام الدین ״
۷۱۶۰ ایم مصاحب خان ״
۷۱۸۳ کریم بخش ״
۷۲۹۶ ٹی ایم۔ خان ״
۷۴۶۱ بابو عبد الغنی ״
۷۶۵۵ دی سکرٹری انجمن احمدیہ
۷۸۴۰ پیر عبد العلی صاحب
۷۹۰۰ ڈاکٹر محمد دین ״
۸۰۲۰ عبد العزیز ״
۸۰۴۹ محمد ابراہیم ״
۸۰۷۵ رشید احمد ״
۸۱۵۰ منشی غلام محمد ״
۸۲۱۰ قاضی ظہور الدین ״

۸۳۳۹ ایم۔ کے یوسف حسین صاحب
۸۴۴۲ مینجر احمدیہ فرنیچر سٹور صاحب
۸۴۵۹ سید وزارت حسین صاحب
۸۵۰۹ محمد اکمل صاحب
۸۶۴۷ قادر بخش ״
۸۷۳۰ بابو محمد منیر ״
۸۷۶۴ رکن الدین ״
۸۷۸۰ محمد بخش ״
۸۸۶۱ چوہدری غلام محمد ״
۸۸۸۶ ״ فقیر محمد ״
۸۹۹۶ محبوب عالم صاحب
۹۰۹۴ ایم اے جلیل صاحب فیضی
۹۱۲۴ بابو عنایت الہی صاحب
۹۲۱۶ حاجی محمد ״
۹۲۳۳ حکیم عبد الرحمن ״
۹۲۷۴ ملک شیر محمد ״
۹۲۷۸ ״ غلام رسول ״
۹۳۰۹ قمر الدین ״
۹۴۴۳ محمد صاحب حکیم
۹۴۵۵ مرزا عبد الحق صاحب
۹۴۵۶ شیخ محمد عمر صاحب
۹۵۵۴ مرزا رشید احمد ״
۹۵۹۸ سید تاج حسین ״
۹۶۰۹ محمود احمد صاحب ناصر
۹۶۸۷ محمد حسن صاحب
۹۸۰۸ پریذیڈنٹ صاحب احمدیہ میڈیکل

۹۸۲۴ حکیم مرغوب اللہ صاحب
۹۸۴۸ ڈاکٹر نور احمد ״
۹۸۶۷ سید عنایت حسین ״
۹۹۵۴ منشی برکت علی ״
۱۰۰۰۵ چوہدری شیر محمد ״
۱۰۰۱۳ مولوی غلام حسین ״
۱۰۰۳۴ حبیب اللہ خان ״
۱۰۰۹۷ پیر محمد زمان شاہ ״
۱۰۱۰۸ سلیم اللہ ״
۱۰۱۲۲ بابو محمد افضل ״
۱۰۱۶۴ عبد الکریم خان ״
۱۰۱۷۸ ڈاکٹر محمد رمضان ״
۱۰۳۱۱ شیخ نواب الدین ״
۱۰۳۲۰ عبد الواحد خان ״
۱۰۳۲۵ ڈاکٹر لعل دین ״
۱۰۳۴۰ چوہدری غلام حیدر ״
۱۰۳۵۱ ایم بشیر احمد ״
۱۰۳۷۰ مولوی صالح محمد ״
۱۰۳۷۸ ملک فضل حسین ״
۱۰۴۰۰ فضل الہی خان ״
۱۰۴۶۰ غلام جیلانی ״
۱۰۴۹۷ میر عبد السلام ״
۱۰۵۴۹ ڈاکٹر ملک عبد السمیع ״
۱۰۵۹۰ سیٹھ محمد غوث ״
۱۰۵۹۱ ڈاکٹر ایم رفیع اللہ ״
۱۰۶۰۰ پیر مرید احمد خان ״
۱۰۶۴۵ آفیسر انچارج پولیٹیکل سکرٹریٹ

۱۰۶۸۴ نذیر احمد صاحب
۱۰۷۷۸ بابو ولی محمد ״
۱۰۷۹۶ ״ غلام رسول ״
۱۰۸۰۳ چوہدری محمد یعقوب ״
۱۰۸۲۳ بشیر احمد ״
۱۰۸۸۵ ظفر اللہ خان ״
۱۰۸۸۸ بابو رحمت اللہ ״
۱۰۹۳۷ سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۴ چوہدری برکت علی صاحب
۱۱۰۳۱ ڈاکٹر ایس اے صوفی
۱۱۰۵۵ چوہدری غلام محمد خان صاحب
۱۱۰۶۳ اے ڈی پال برادرس
۱۱۲۷۲ چوہدری عبد الرحمن صاحب
۱۱۲۸۹ محمد اعظم معین الدین صاحب
۱۱۳۹۰ ڈاکٹر محمد رفیع خان ״
۱۱۵۴۵ شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۷۹ محمد بخش صاحب
۱۱۵۹۹ لفٹننٹ نذیر احمد صاحب
۱۱۶۴۳ چوہدری غلام رسول ״
۱۱۶۶۸ فدا حسین ״
۱۱۶۹۸ محمد بخش ״
۱۱۷۷۷ مرزا رمضان علی ״
۱۱۷۹۶ میاں امتیاز احمد ״
۱۱۸۰۶ حکیم محمد ابراہیم ״
۱۱۸۱۰ محمد جمشید خان صاحب
۱۱۸۵۷ میاں محمد حسین ״
۱۱۸۶۸ میر امان اللہ ״

۱۱۹۰۳ ماسٹر مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ
۱۱۹۵۷ قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی
۱۱۹۶۴ محترمہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ
۱۱۹۷۴ دفتر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
۱۱۹۷۸ قاضی عبد الرحیم صاحب بھٹی
۱۱۹۸۵ محترمہ ام طاہر احمد صاحب
۱۱۹۸۷ اہلیہ صاحبہ مرزا منصور احمد صاحب
۱۱۹۹۵ سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب
۱۱۹۹۱ چوہدری محمد یوسف خان صاحب
۱۱۹۹۸ مرزا محمد صادق صاحب سوزری
۱۲۰۱۱ چوہدری اللہ بخش ״
۱۲۰۱۶ نواب عبد اللہ خان صاحب
۱۲۰۲۸ بابو عمر دین ״
۱۲۰۸۰ عزیز حسن ״
۱۲۱۲۹ غلام مجتبیٰ ״
۱۲۱۵۹ ڈاکٹر لعل دین ״
۱۲۱۶۲ مالک رام ״
۱۲۱۷۲ محمد صادق ״
۱۲۲۰۴ بابو قاسم دین ״
۱۲۲۰۶ خواجہ محمد عثمان ״
۱۲۲۱۹ اہلیہ صاحبہ مولوی سید سرور شاہ صاحب
۱۲۲۳۷ مستری غلام محمد صاحب
۱۲۲۵۳ عبد الرب ״
۱۲۲۵۵ میاں محمد شفیع ״
۱۲۲۵۸ مرزا نذیر احمد صاحب ۱۲۲۹۳ حکیم محمد یعقوب صاحب ۱۲۳۰۰ چوہدری اللہ دتہ صاحب (باقی)

ایک شاندار تازہ تصنیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سلسلہ احمدیہ"

(از رشحات قلم جناب صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے اس سال ایک نہایت ہی شاندار تصنیف "سلسلہ احمدیہ" کے نام سے رقم فرمائی ہے جس میں صاحبزادہ موصوف نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پچاس سالہ حالات اور واقعات کو نہایت مؤثر پیرایہ میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے پڑھنے سے روح میں سرور اور ایمان میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ غیر احمدی احباب میں تقسیم کے لئے ایک نہایت ہی بہترین چیز ہے کتابت اور طباعت نہایت عمدہ۔ حجم کتاب تین سو صفحات۔ کاغذ نہایت عمدہ اعلیٰ سفید۔ علاوہ ازیں اس میں چھ عدد نہایت شاندار فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ پیشگی قیمت بذریعہ محاسب ارسال کرنے والوں کو صرف ۲ روپیہ میں دی جائے گی۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت

نمبر شمار	نام ضلع	نام جماعت ہائے	عرصہ قیام	تواریخ کیفیت
۱	ہوشیار پور	(۱) کاٹھگڑھ (۲) بھاگوارائیں (کھیوڑ ضلع)	۵ دن	۲۴ نومبر تا ۲۸ نومبر
۲	شیخوپورہ	(۱) شیخوپورہ (۲) سید والہ	۴ دن	۲۹ نومبر تا ۲ دسمبر
۳	شاہ پور	(۱) سرگودہا (۲) چک نمبر ۹۵ شمالی	۳ دن	۳ تا ۵ دسمبر
۴	راولپنڈی	(۱) راولپنڈی	۲ دن	۶، ۷ دسمبر
۵	جہلم	(۱) جہلم (۲) محمود آباد	۴ دن	۸ تا ۱۱ دسمبر
۶	گجرات	(۱) کھاریاں (۲) عالم گڑھ (۳) شیخ پور	۶ دن	۱۲ تا ۱۷ دسمبر

ناظر تعلیم و تربیت

اعلان قابل توجہ میاں نور حسن صاحب ساکن کوٹلی نہر سائن

بمعاملہ مریم بی بی صاحبہ زوجہ مستری محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی بنام میاں نور حسن صاحب ساکن کوٹلی نہر سائن مدعا علیہ کے خلاف دارالقضاء سے مورخہ ۲۷ کو ایک ڈگری صادر ہو چکی تھی۔ اور اسی ڈگری کی بنا پر میاں نور حسن صاحب نے مبلغ -/۶۱ روپیہ کا ایک پرونوٹ بھی خاوند رعیہ بی کے حق میں تحریر کر دیا تھا۔ اور نظارت ہذا کے مطالبہ پر انہوں نے متعدد بار وعدہ بھی کیا لیکن ابھی تک انہوں نے ادائیگی نہیں کی۔

اب اس اعلان کے ذریعہ میاں نور حسن صاحب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اس اعلان کی تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ تک اگر انہوں نے زیر پرونوٹ ادا نہ کیا۔ تو مجبوراً میاں نور حسن صاحب کی وصیت کی منسوخی اور مقاطعہ کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور سفارش کی جائے گی۔

انچارج شعبہ تنفیذ۔ قادیان

مولوی فاضل صاحبان (اطلاع دیں)

۱۹۳۳ء سے قبل جن حضرات نے مدرسہ احمدیہ یا جامعہ احمدیہ کی معرفت مولوی فاضل پاس کیا ہے وہ جلد از جلد پرنسپل جامعہ احمدیہ کو اس امر کی اطلاع ارسال کریں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ کم علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

بواسیر کی دوائی

خونی اور بادی بواسیر کے لئے نہایت مفید ہے۔ ضرورتمند احباب مع محصولڈاک دو روپے آٹھ آنے میں پتہ ذیل سے طلب فرمائیں۔

مینجر شفاخانہ دلپذیر تاریان ضلع گورداسپور

خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب سعید پر

سلور جوبلی نمبر

روزنامہ الفضل کا

دسمبر ۱۹۳۹ء میں

شائع ہوگا

جس میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بعض دیگر فوٹو

بزرگان علمائے سلسلہ کے قیمتی مضامین

نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعراء کا کلام ہوگا

مخلصین جماعت احمدیہ کو ابھی سے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے کوشش شروع کر دینی چاہیئے۔ ہر جماعت کے کارکنوں کو نہ صرف اپنی جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کی تعداد کے مطابق بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ پرچوں کی خریداری کا انتظام کرنا چاہیئے۔ مشتہرین کے لئے نادر موقع ہے۔ چونکہ اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحات ہونگے اسلئے انہیں چاہیئے کہ ابھی جگہ ریزرو کرالیں۔ شرح اشتہارات کے لئے مینجر الفضل قادیان کو لکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراچی۔ ۲۰ نومبر۔ سکھر میں صورت حالات بہت نازک ہو گئی ہے۔ ہندو مسلم آزادانہ طور پر ایک دوسرے پر حملے کر رہے ہیں آج تیرہ اشخاص ہلاک ہوئے۔ گذشتہ شب بھی پولیس کو ہجوم پر گولی چلانی پڑی۔ دو روز میں ۳۹ اشخاص ہلاک اور ۲۶ مجروح ہو چکے ہیں۔ بیس لاوارث لاشیں ہسپتال میں پڑی ہیں لوٹ اور آتشزدگی کی وارداتیں بھی عام ہو رہی ہیں شہر کا انتظام فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے جس نے پانچ سب سٹیشن قائم کئے ہیں

الہ آباد۔ ۲۱ نومبر۔ آج بھی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوتا رہا۔ اس وقت تک کوئی ریزولیوشن پاس نہیں ہوا امید ہے کل پاس ہو جائے گا۔ آج کے اجلاس میں گاندھی جی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں سول نافرمانی کا مخالف ہوں تاوقتیکہ مجھے یقین نہ ہو جائے کہ ملک عدم تشدد پر سختی سے عمل کرنے کے لئے تیار ہے۔ نیز یہ کہ اگر ایسی تحریک شروع کی گئی تو فرقہ وارفسادات نہیں ہونگے۔ سچے ستیہ آگرہیوں کی حیثیت سے ہمیں اپنے مخالفین سے ہر سمجھوتہ کی کوشش کرنی چاہئیے۔

لاہور۔ ۲۱ نومبر۔ بعض اخبار نویسوں نے آج سر سکندر حیات خان سے ملاقات کی۔ آپ نے کہا۔ کہ پنجاب میں فرقہ وار جھگڑے کی جڑ ملازمتوں کی تقسیم ہے اور مجھے یہ یقین ہے کہ یہ جھگڑا خوش اسلوبی سے طے ہو جائے گا۔ گو کانگرس کے اعلیٰ طبقوں میں بھی اختلاف ہے۔ لیکن گاندھی اور پنڈت نہرو جو فیصلہ کرینگے کانگرس متفقہ طور پر اسے منظور کریگی اس وقت مسٹر جناح پر مسلم قوم کی اکثریت کو اعتماد ہے۔ اس لئے وہ جو معاہدہ کانگرس سے کریں گے۔ مسلم لیگ اسے منظور کرے گی۔

لنڈن۔ ۲۱ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ انگلستان کے جنوب مشرقی ساحل کے قریب ایک جرمن بمبار طیارہ گرا لیا گیا۔ سکاٹ لینڈ پر بھی ایک طیارہ پرواز کر رہا تھا۔ کہ گولہ باری کی وجہ سے بھاگ گیا۔ جرمنی نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ بحیرہ شمالی میں جو جہاز غرق ہوئے ہیں۔ وہ جرمن سرنگوں سے ٹکرا کر ہوئے ہیں۔

آج برطانیہ کے تین جہاز جرمن سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے ہیں۔ جن میں سے ایک ۶ ۴ ہزار پونڈ کے صرف سے تعمیر ہوا تھا تین دن کے اندر اندر تیرہ جہاز غرق ہو چکے ہیں۔ جن میں سات برطانوی اور ایک فرنچ تھا اسی طرح آج ایک جاپانی جہاز بھی غرق ہو گیا جس کا وزن بارہ ہزار ٹن تھا۔ اور جو لنڈن جا رہا تھا

پیرس۔ ۲۱ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ مغربی محاذ پر رات آرام سے گذری۔ کوئی واقعہ قابل ذکر نہیں۔

کراچی۔ ۲۱ نومبر مقامی سندھ کالج میں عرصہ پچیس سال سے مخلوط تعلیم کا طریق رائج تھا۔ مگر اتنے لمبے تجربہ کے بعد اب منتظمین نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ ہفتہ سے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ کلاسیں کھولی جائیں۔

دہلی۔ ۲۱ نومبر محکمہ ڈاک نے اعلان کیا ہے۔ کہ فلسطین اور ہندوستان کے مابین انشورڈ خطوط اور پارسلوں کی آمد و رفت کا سلسلہ دوبارہ جاری کر دیا گیا ہے۔ جو جنگ کے بعد بند ہو گیا تھا۔

پیرس۔ ۲۱ نومبر۔ برطانوی فوج ابھی فرانس پہنچ رہی ہے۔ جہاں اس کا شاندار استقبال کیا جاتا ہے۔ حفظانِ فوج کے لئے علیحدہ۔ اور مستقل مستقر قائم کر دیئے گئے ہیں۔ فرانسیسی فوج ان کی ہر آسائش کا خیال رکھتے ہیں۔

الہ آباد۔ ۲۱ نومبر معلوم ہوا ہے کہ کانگرس کا رجحان اس طرف ہے کہ ہندو مسلم سمجھوتہ ہو جائے۔ چنانچہ پنڈت جواہرلال نہرو عنقریب مسٹر جناح کو ایک خط لکھیں گے۔ کہ اس گفتگو کے لئے موزوں موقعہ کونسا ہے۔

لنڈن۔ ۲۱ نومبر۔ ترکی کا فوجی مشن جو جنرل آر۔ بے کی زیر قیادت ایک ماہ سے یہاں آیا ہوا تھا۔ آج واپس روانہ ہو گیا۔

حکومت امریکہ اور عراق کے مابین ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے جس کے رو سے امریکہ میں عراق کے مال بالخصوص کھجور کی فروخت کے لئے منڈیاں پیدا کی جائیں گی۔

چیکوسلواکیہ میں نازیوں کے خلاف بغاوت روز افزوں ہے۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں جرمن حکام نے ۱۲۰ چیک طلباء کو تختہ دار پر لٹکا دیا۔ ۸ ہزار کو جرمنی میں جلاوطن کیا گیا ہے۔ اور متعدد کالجوں کو تین سال کے لئے بند کر دیا گیا ہے سلواکیہ میں بھی بے چینی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

دہلی۔ ۲۱ نومبر۔ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے دہلی نے حکم دیا ہے کہ ریلوے کے جن ملازمین کی تنخواہ ڈیڑھ سو سے کم ہے۔ انہیں ڈیوٹی کے اوقات میں ہیٹ پہننے کی اجازت نہیں

لنڈن۔ ۲۱ آج دارالعوام میں وزیر خزانہ نے کہا۔ کہ جنگی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حکومت برطانیہ قرضہ لینے کا ارادہ رکھتی ہے فی الحال پانچ اور سات سالہ بانڈ جاری کئے جائیں گے۔ پندرہ شلنگ کے بانڈ پر پانچ سال کے بعد ½ ۱۷ شلنگ ملیں گے اور سات سالہ بانڈ کی قیمت پانچ پونڈ ہو گی۔ جن پر تین فی صدی سود دیا جائیگا

کوپن ہیگن۔ ۲۱ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۴۸ برطانوی اور ۸ فرانسیسی جہازوں کو جرمن آبدوزوں کی تباہی کے لئے خاص طور پر مامور اور مسلح کیا گیا ہے۔ اس لئے ان میں سے کوئی جہاں بھی دکھائی دیا غرق کر دیا جائیگا

لنڈن۔ ۲۱ نومبر۔ برلن میں اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن پولینڈ میں یہودیوں کو باقی آبادی سے علیحدہ کر دیا جائے۔ اور ان پر سخت کنٹرول رکھا جائے۔

لنڈن۔ ۲۱ نومبر۔ آج صبح مشرقی کینٹ پر غیر معمولی ہوائی سرگرمیاں نظر آئیں۔ رائل ایر فورس کے بہت سے جہاز اس علاقہ پر پرواز کرتے رہے لیکن خطرے کا الارم نہیں دیا گیا۔

دہلی۔ ۲۱ نومبر۔ کلکتہ اور بمبئی کے چیف سنسر افسروں کی طرف سے شکایت کی گئی ہے کہ بیرونی ممالک کو خطوط اور پارسل بھیجنے والے اپنا پتہ درست نہیں لکھتے۔ اور سنسر کی ہدایات پر عمل نہیں کرتے۔ اس لئے ان کی ترسیل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

مرکزی سرکاری دفاتر کے شملہ منتقل ہونے کے متعلق حکومت ہند کے فیصلہ میں جنگ کی وجہ سے تبدیلی نہیں ہو گی

روم۔ ۲۱ نومبر۔ بشپ کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ پولینڈ کے جس حصہ پر روس نے قبضہ کیا ہے۔ وہاں مذہبی سختی شروع ہو گئی ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لات کے گرجا کو جو پولینڈ میں سب سے بڑا گرجا تھا اصطبل میں اور باقی گرجوں کو سینما میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

امرتسر۔ ۲۱ نومبر۔ سونا ۴۱/۱۲/- چاندی ۶۱/۱/- پونڈ ۲۶/۱۱/- گندم ۳/۱۰/۱۱ نخود ۲/۳/۳ لائل پوری بنولہ وڑہ ۲/۶/۹/ دال چنے ۴/۶/- تیل توریہ ۱۶/- گھی خالص ۲۲/۱/- چنے ۳/۱۳/۶ بناسپتی گھی ٹین ۴۰ پونڈ ۱۰/۸/- کھل نئی ۲/۱۵/- آٹا ڈوری ۲/۱۴/- آٹا عمدہ مشین ۴/۱۰/- گندم ۵۹۱ ۳/۶/- گندم وڑہ ۳/۲/۳ گندم سرخی ۳/۲/۹ گڑ ۴/۴ سے ۵/۸/- شکر ۶ سے ۷ تک ماش ۴/۱۲/-

نازی اخباروں نے برطانیہ کو طعنہ دیا ہے کہ اسکے ساحل اور سمندر اس قدر غیر محفوظ ہیں کہ روزانہ متعدد جہاز غرق ہو رہے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی